Al Qalam
پارَہ
وَمَامِنْ دَآبَّۃٍ
۱۲
اَلقلم پبلیکیشنز
پرائیویٹ لمٹیڈ

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا
وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦
وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ
عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ
اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا
اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى
اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ
مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٨ ع
وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ
كَفُوْرٌ ۝٩ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ
ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّىْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝١٠ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ
صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
كَبِيْرٌ ۝١١ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ
صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ
مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ ۝١٢

بارھواں پارہ۔ وَ مَامِنْ دَابَّةٍ (اور کوئی جاندار نہیں)

(۶) پوری زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ نہ ہو۔ وہ ہر ایک کی زیادہ دن رہنے کی جگہ کو اور تھوڑے دن رہنے کی جگہ کو بھی جانتا ہے اور کہاں سونپا جاتا ہے۔ سب کچھ ایک صاف کتاب میں (درج) ہے۔

(۷) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ (اس سے پہلے) اس کا عرش پانی پر تھا۔ تاکہ دیکھے کہ تم میں سے بہتر سے بہتر عمل کرنے والا کون ہے۔ اب اگر (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ کہتے ہیں کہ ''تم مرنے کے بعد یقیناً دوبارہ اُٹھائے جاؤ گے'' تو کافر بول اٹھیں گے کہ ''یہ تو صرف کھلی جادوگری ہے۔''

(۸) اگر ہم ایک خاص مدت تک ان سے سزا ٹالتے رہیں تو وہ ضرور کہنے لگیں گے ''اسے کس نے روک رکھا ہے!'' خبردار! جس دن وہ (سزا) آ گئی تو پھر ان سے ٹل نہ سکے گی۔ وہی چیز انہیں آ گھیرے گی جس کا وہ مذاق اڑا رہے ہیں۔

رکوع (۲) دُنیاوی زندگی پر فریفتہ لوگوں کا بُرا انجام

(۹) اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھا کر پھر اُسے اس سے چھین لیتے ہیں تو وہ یقیناً مایوس اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔

(۱۰) اگر اس مصیبت کے بعد جو اُس پر آئی ہو ہم اسے کسی خوش حالی کا مزا چکھاتے ہیں تو کہنے لگتا ہے، ''برائیاں مجھ سے رخصت ہو گئیں۔'' وہ یقیناً اِترا رہا ہوتا ہے، شیخی بگھارتا ہے۔

(۱۱) سوائے اُن لوگوں کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جن کے لیے بخشش ہے اور بڑا ثواب بھی۔

(۱۲) شاید تم ان میں بعض چیزوں کو چھوڑ دو جو وحی کے ذریعہ تم پر بھیجی جاتی ہیں۔ اور تمہارا دل ان کے یہ کہنے پر تنگ ہو کہ ''اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا؟'' یا یہ کہ ''اس کے ہمراہ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا؟'' تم تو محض خبردار کرنے والے ہو۔ ہر چیز پر پورا اختیار رکھنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ
وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾
فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّاۤ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا
لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ ز
وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ
كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ
كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ
بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ق
اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ
اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى
رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ
اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ ۙ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

(۱۳) کیا یہ کہتے ہیں کہ ''اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟'' ان سے کہو ''اچھا تو پھر تم بھی اس جیسی گھڑی ہوئی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن جن کو (اپنی مدد کے لیے) بلا سکتے ہو بلا لو اگر تم واقعی سچے ہو!''

(۱۴) اب اگر وہ تمہاری بات مان کر جواب نہ دیں تو پھر جان لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے علم سے نازل ہوا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پھر کیا تم تسلیم کرو گے؟

(۱۵) جو لوگ اسی دُنیاوی زندگی اور اس کی رونق کے طالب ہوں گے، ہم ان کی کارگزاری کا سارا پھل یہیں دے دیں گے۔ اور ان کے ساتھ اس میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

(۱۶) مگر یہی لوگ ہیں کہ آخرت میں اُن کے لیے آگ کے سوا کچھ نہیں۔ جو کچھ اُنہوں نے اس (دنیا) میں بنایا تھا وہ سب بے کار ہو جائے گا۔ اور وہ جو کچھ کرتے رہے ہیں سب بے اثر ہو جائے گا۔

(۱۷) پھر بھلا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے آئی ہوئی صاف دلیل پر قائم ہو، اور اللہ کی طرف سے ایک گواہ بھی اس کے بعد آجائے اور اس سے پہلے (حضرت) موسیٰؑ کی کتاب بھی رہنما اور رحمت کے طور پر آئی ہوئی موجود ہو (انکار کرنے والوں کی طرح ہوسکتا ہے؟) ایسے لوگ تو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور (انسانی) گروہوں میں سے جو شخص اس کا انکار کرے گا تو اس کے لیے وعدہ کی جگہ دوزخ ہے۔ اس لیے اس کے بارے میں تم کسی شک میں نہ پڑنا! بلاشبہ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے، مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(۱۸) ایسے شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے، جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑے؟ ایسے لوگ اپنے پروردگار کے حضور پیش کیے جائیں گے اور گواہ یوں کہیں گے: ''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ گھڑا تھا۔'' سنو! ایسے ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(۱۹) جو اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں۔

اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا
يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ۝۲۰ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۱ لَا جَرَمَ
اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝۲۲ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۲۳ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ
وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۴ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ز اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۲۵ ۙ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا
اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝۲۶ فَقَالَ الْمَلَاُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا
نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِىَ الرَّاْىِ ۚ وَمَا
نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ۝۲۷ قَالَ يٰقَوْمِ
اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝۲۸

وقف لازم

ع ۲

(۲۰) وہ لوگ زمین پر (اللہ تعالیٰ کو) بے بس نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کوئی ان کا حامی ہوگا۔ ان کے لیے عذاب کئی گنا کر دیا جائے گا۔ یہ لوگ نہ سن سکتے تھے اور نہ ہی دیکھ سکتے تھے۔

(۲۱) یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خود گھاٹے میں ڈالا۔ جو کچھ وہ گھڑا کرتے تھے، وہ سب ان سے کھو گیا۔

(۲۲) لازمی بات ہے کہ آخرت میں یہی لوگ سب سے زیادہ گھاٹا اٹھانے والے ہوں گے۔

(۲۳) بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے، جنہوں نے نیک عمل کیے اور اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی کرتے رہے، یہی لوگ جنت والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(۲۴) ان دونوں فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا بہرا اور (دوسرا) دیکھنے اور سننے والا ہو۔ کیا دونوں کا حال یکساں ہو سکتا ہے؟ کیا تم (اس مثال سے) کوئی سبق نہیں لیتے؟

رکوع (۳) نوحؑ کی قوم کی حجت بازیاں

(۲۵) ہم نے (حضرت) نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا۔ (اُس نے اُن سے کہا) ''یقیناً میں تمہیں صاف صاف خبردار کرنے والا ہوں۔

(۲۶) کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا، (ورنہ) مجھے تم پر ایک دردناک دن والے عذاب کا اندیشہ ہے۔''

(۲۷) اُس کی قوم کے کافر سرداروں نے جواب دیا ''ہم تو تمہیں بس اپنے ہی جیسا آدمی دیکھتے ہیں۔ ہم واضح طور پر دیکھ رہے ہیں کہ ہم میں سے صرف نچلے طبقہ کے لوگوں نے تمہاری پیروی اختیار کر لی ہے۔ اور ہم تم لوگوں میں اپنے اوپر کوئی فضیلت بھی نہیں پاتے۔ بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔''

(۲۸) (حضرت نوحؑ نے) کہا: ''اے میری قوم! تمہارا کیا خیال ہے اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل پر قائم ہوں اور اس نے مجھے اپنی رحمت سے نوازا ہے، مگر وہ تمہیں نظر نہیں آتی تو کیا ہم اسے زبردستی تمہارے گلے مڑھ دیں جب کہ تم اس سے نفرت کیے چلے جا رہے ہو؟

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَآ اَنَا
بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِىْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَـكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ
الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِىْٓ اَعْيُنُكُمْ
لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ ۖۚ اِنِّىْٓ اِذًا
لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا
يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ
نُصْحِىْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَـكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ
يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۟ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؕ ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰٮهُ ؕ
قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَىَّ اِجْرَامِىْ وَاَنَا بَرِىْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع
وَاُوْحِىَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ
فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۚۖ ﴿۳۶﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا
وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِىْ فِى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾

(۲۹) اے قوم! میں اس کے لیے تم سے کوئی مال نہیں مانگتا، میرا معاوضہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور میں تو ایمان والوں کو نہیں نکال سکتا۔ بلاشبہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت برت رہے ہو۔ (۳۰) اے قوم! اگر میں انہیں دھتکار دوں تو مجھے اللہ تعالیٰ سے کون بچائے گا؟ کیا تم سمجھتے نہیں؟ (۳۱) میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔ نہ یہ کہ میں غیب کی باتیں جانتا ہوں۔ نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ جو لوگ تمہاری نظروں میں حقیر دکھائی دیتے رہے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ کوئی بھلائی نہیں دے گا۔ ان کے دلوں کا حال اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (اگر میں یہ باتیں کہوں تب تو) میں ظالم ہوں گا۔''

(۳۲) وہ کہنے لگے: ''اے نوحؑ! تم نے ہم سے بحث کی اور بہت بحث کر لی۔ اگر تم واقعی سچے ہو تو پھر لے آؤ وہ چیز جس سے تم ہمیں دھمکاتے رہے ہو!'' (۳۳) انہوں نے فرمایا: ''وہ تو تم پر اللہ تعالیٰ ہی لائے گا، اگر وہ چاہے گا اور تم اسے روک نہ سکو گے! (۳۴) اگر میں تمہاری خیر خواہی کرنا بھی چاہوں تو میری خیر خواہی تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھٹکا دینے کا ارادہ کر لیا ہو۔ وہی تمہارا پروردگار ہے، اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے!'' (۳۵) (اے محمد! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے؟ (ان سے) کہو: ''اگر میں نے اسے گھڑا ہے تو میرے جرموں (کی ذمہ داری) مجھ پر ہے۔ مگر جو جرم تم کر رہے ہو میں اس کی ذمہ داری سے بری ہوں۔''

رکوع (۴) نوحؑ کے طوفان کا مختصر بیان

(۳۶) اور (حضرت) نوحؑ پر وحی کر دی گئی کہ ''تمہاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، ان کے علاوہ اور کوئی بھی ایمان نہیں لائے گا۔ اس لیے ان کے کرتوتوں پر غم مت کرو۔

(۳۷) ہماری نگرانی میں، ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا لو اور مجھ سے ظالموں کے بارے میں کوئی بات نہ کرنا، یقیناً یہ (سب) ڈوبنے والے ہیں۔

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۚ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ
قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ؕ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ
مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا
مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا
بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ
تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۚ وَنَادٰى نُوْحُ ۨ ابْنَهٗ وَكَانَ
فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ
سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ
الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَ
غِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ
بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ
ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾

قرئ حفص بفتح الیمر وامالۃ الراء ۱۲

الربع

(۳۸) وہ کشتی بنا رہے تھے، ان کی قوم کے سردار جب بھی ان کے پاس سے گزرتے تو اُن کا مذاق اڑاتے۔ انہوں نے کہا: ''اگر تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ہم بھی واقعی تمہاری نادانی پر حیران ہو رہے ہیں جس طرح تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو!

(۳۹) جلدی ہی تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ وہ عذاب کس پر آتا ہے جو اسے رسوا کر دے گا، اور کون ہے جس پر ہمیشہ کا عذاب نازل ہوتا ہے!''

(۴۰) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور وہ تنور اُبل پڑا تو ہم نے کہا: ''اس میں ہر قسم (کے جانوروں) کا ایک ایک جوڑا چڑھا لو۔ اپنے گھر والوں کو بھی۔ سوائے ان لوگوں کے جن کے بارے میں پہلے کہا جا چکا ہے۔ اور جو بھی ایمان لا چکے ہیں (اُنہیں بھی ساتھ بٹھا لو!)۔'' ان کے ساتھ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے۔

(۴۱) (حضرت نوحؑ نے) کہا: ''اس میں سوار ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ کا نام لیتے رہو اس کے چلنے پر بھی اور اس کے ٹھہرنے پر بھی۔ بلاشبہ میرا پروردگار بڑی بخشش والا، بڑے رحم والا ہے۔

(۴۲) وہ (کشتی) ان کو لے کر پہاڑ جیسی موجوں میں چلنے لگی۔ (حضرت) نوحؑ نے اپنے بیٹے سے، جو دور فاصلے پر تھا، پکار کر کہا: ''پیارے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ!''

(۴۳) اس نے جواب دیا: ''میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لوں گا، جو مجھے پانی سے بچا لے گا۔'' (حضرت) نوحؑ نے کہا: ''آج کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے فیصلے کی زد سے بچانے والی نہیں، سوائے اس کے کہ جس پر وہی رحم کرے۔'' دونوں کے درمیان ایک موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں ہو گیا۔

(۴۴) اور حکم ہوا: ''اے زمین! اپنا سارا پانی نگل جا اور اے آسمان! تھم جا!'' چنانچہ پانی سمٹ گیا اور فیصلہ چکا دیا گیا۔ وہ (کشتی) جودی پر آ ٹھہری۔ اور کہہ دیا گیا: ''دور ہوں ظالم لوگ!''

(۴۵) (حضرت) نوحؑ نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کیا: ''اے میرے پروردگار! میرا بیٹا حقیقت میں میرے خاندان میں سے ہے۔ اور تیرا وعدہ قطعی ہے اور تو سب حاکموں سے بہتر حاکم ہے۔''

قَالَ يٰنُوۡحُ اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ‌ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ‌ۖ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ اِنِّىۡۤ اَعِظُكَ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ۝۴۶ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَسۡـَٔلَكَ مَا لَيۡسَ لِىۡ بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ وَاِلَّا تَغۡفِرۡ لِىۡ وَتَرۡحَمۡنِىۡۤ اَكُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ۝۴۷ قِيۡلَ يٰنُوۡحُ اهۡبِطۡ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيۡكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنۡ مَّعَكَ‌ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمۡ ثُمَّ يَمَسُّهُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝۴۸ تِلۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهَاۤ اِلَيۡكَ‌ۚ مَا كُنۡتَ تَعۡلَمُهَاۤ اَنۡتَ وَلَا قَوۡمُكَ مِنۡ قَبۡلِ هٰذَا‌ ؕۛ فَاصۡبِرۡ‌ ؕۛ اِنَّ الۡعَاقِبَةَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۝۴۹ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا‌ ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ‌ ؕ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُفۡتَرُوۡنَ ۝۵۰ يٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا‌ ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝۵۱ وَيٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا وَّيَزِدۡكُمۡ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ۝۵۲ قَالُوۡا يٰهُوۡدُ مَا جِئۡتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحۡنُ بِتَارِكِىۡۤ اٰلِهَتِنَا عَنۡ قَوۡلِكَ وَمَا نَحۡنُ لَكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۵۳

معانقة ۹ عند المتأخرین ۱۲ الوقف علٰی فاصبر احسن والیوم ۱۲ ع ۴ ۲

(۴۶) ارشاد ہوا: ''اے نوحؑ! وہ یقیناً تیرے خاندان میں سے نہیں ہے۔ وہ تو ایک بگڑا ہوا (نمونہ) ہے۔ اس لیے تم مجھ سے اس بات کی درخواست نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کہیں تم نادان نہ بن جاؤ۔''

(۴۷) (حضرت) نوحؑ نے عرض کیا: ''اے پروردگار! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تجھ سے ایسی درخواست کروں جس کی مجھے خبر نہ ہو۔ اور اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور رحم نہ فرمایا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گا۔''

(۴۸) حکم ہوا: ''اے نوحؑ! تم پر اور تمہارے ساتھ والوں کی کچھ جماعتوں پر ہماری طرف سے سلامتی ہے اور برکتوں کے ساتھ اُتر جاؤ! اور کچھ گروہوں کو ہم زندگی کا کچھ سامان بخشیں گے۔ پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔''

(۴۹) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے، جسے ہم تمہیں وحی کے ذریعہ پہنچا رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تم اور نہ تمہاری قوم اس کو جانتے تھے۔ سو صبر کرو، نیک انجام پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے۔

رکوع (۵) عاد کی قوم پر اللہ کا عذاب

(۵۰) قوم عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی بند (حضرت) ہودؑ کو (بھیجا)۔ انہوں نے کہا: ''اے میری قوم! اللہ تعالٰی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تم تو نرے جھوٹ گھڑنے والے ہو!

(۵۱) اے میری قوم! میں اس (تبلیغ) پر تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا معاوضہ تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ تو پھر کیا تم سمجھتے نہیں؟

(۵۲) اے میری قوم! اپنے پروردگار سے معافی مانگو، پھر اس کے آگے توبہ کرو، وہ تم پر آسمان کے دہانے کھول دے گا، اور تمہاری قوت میں اور زیادہ اضافہ کرے گا۔ مجرموں کی طرح منہ مت پھیرو!''

(۵۳) انہوں نے جواب دیا: ''اے ہودؑ! تو ہمارے پاس کوئی واضح دلیل لے کر تو نہیں آیا۔ تیرے کہنے سے تو ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں۔ ہم کسی طرح بھی تم پر ایمان نہ لائیں گے۔

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ

وَاشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۵۴ ۙ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا

ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝۵۵ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ

اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝۵۶ فَاِنْ

تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا

غَیْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝۵۷

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ

وَنَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ۝۵۸ وَتِلْكَ عَادٌ ۫ قف جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ

وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ۝۵۹ وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ

الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا

لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝۶۰ ع وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ

فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۝۶۱

قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ اَنْ نَّعْبُدَ

مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ۝۶۲

(۵۴) ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تمہیں مصیبت میں مبتلا کر ڈالا ہے۔'' (حضرت) ہودؑ نے کہا: ''میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں، اور تم بھی گواہ رہنا کہ میں اس شرک سے بری ہوں جو تم اس سے ہٹ کر کرتے ہو، (۵۵) اللہ تعالیٰ کے سوا۔ سو تم سب مل کر میرے خلاف سازش کا وار کرلو اور مجھے ذرا مہلت نہ دو! (۵۶) بیشک میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرلیا ہے جو میرا پروردگار ہے اور تمہارا پروردگار بھی۔ کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی چوٹی اس نے نہ پکڑ رکھی ہو۔ بے شک میرا پروردگار سیدھے راستہ پر ہے۔ (۵۷) پھر اگر تم منہ پھیرے رہو تو جو (پیغام) دے کر تمہاری طرف بھیجا گیا تھا وہ تو میں پہنچا چکا ہوں۔ میرا پروردگار تمہاری جگہ کوئی اور قوم لا بسائے گا۔ تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ یقیناً میرا پروردگار ہر چیز پر نگراں ہے۔'' (۵۸) جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے (حضرت) ہودؑ اور ان کے ساتھ کے لوگوں کو جو ایمان لائے تھے، نجات دے دی۔ اور انہیں ایک سخت عذاب سے بچالیا۔ (۵۹) یہ تھی عاد کی قوم۔ انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کا انکار کیا، اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی، اور ہر ظالم اور ضدی کے کہنے پر چلتے رہے۔ (۶۰) اس دنیا میں بھی ان پر پھٹکار پڑی اور قیامت کے دن بھی۔ سنو! عاد نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی۔ خبردار! رحمت سے دور پھینک دیے گئے عاد، ہود کی قوم۔

رکوع (۶) ثمود پر ہولناک دھماکے کا عذاب

(۶۱) ثمود کی قوم طرف ان کے بھائی (حضرت) صالحؑ کو (ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا)۔ انہوں نے کہا: ''اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ وہی ہے جس نے زمین سے تمہاری پرورش کی اور اسی میں تمہیں آباد کیا۔ اس لیے اس سے معافی مانگو اور اسی کے آگے توبہ کرو! یقیناً میرا پروردگار قریب ہے اور (دعاؤں کا) قبول کرنے والا ہے۔'' (۶۲) وہ کہنے لگے: ''اے صالحؑ! اس سے پہلے تو ہمارے درمیان ایسا (ہونہار) شخص تھا جس سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ کیا تم ہمیں ان کی پوجا سے روکتے ہو جن کی پوجا ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں؟ مگر تو جس کی طرف ہمیں بلا رہا ہے، اس کے بارے میں ہمیں یقیناً سخت ترین شک ہے۔''

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّىْ وَاٰتٰىنِىْ مِنْهُ
رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِىْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۪ قف فَمَا تَزِيْدُوْنَنِىْ
غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ
فِىْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾
فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِىْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ
غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْىِ يَوْمِىِٕذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِىُّ
الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دِيَارِهِمْ
جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا
بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ ع وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا
سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَآٰ
اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا
تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ ؕ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ
فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى
ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾

(٦٣) (حضرت صالحؑ نے) کہا: ''اے میری قوم! کیا تم نے اس پر بھی غور کیا کہ میں اپنے پروردگار کی طرف سے ایک صاف دلیل رکھتا ہوں اور اس نے مجھے اپنی رحمت سے بھی نوازا ہے۔ اگر میں (پھر بھی) اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اللہ تعالیٰ سے کون بچائے گا؟ تم تو بس میرا نقصان ہی بڑھاؤ گے۔
(٦٤) اے میری قوم! یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی زمین پر چرنے کے لیے آزاد چھوڑ دو۔ اسے بُری نیت سے مت چھونا ورنہ کوئی قریبی عذاب تمہیں آ پکڑے گا۔''
(٦٥) مگر انہوں نے اسے مار ڈالا، تو (حضرت) صالحؑ نے کہا: ''بس اب تین دن اور اپنے گھروں میں مزے لوٹ لو۔ یہ ایک ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا۔'' (٦٦) آخرکار جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے (حضرت) صالحؑ اور ان کے ایمان والے ساتھیوں کو اس دن کی رسوائی سے بچا لیا۔ بیشک آپ کا پروردگار بڑا ہی قوت والا، بڑے غلبے والا ہے۔ (٦٧) ان ظالموں کو ایک بڑے دھاکے نے دھر لیا۔ وہ اپنی بستیوں میں اس طرح اوندھے پڑے رہ گئے، (٦٨) کہ گویا وہ وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ سنو! ثمود نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی۔ خوب سن لو! دور پھینک دیے گئے ثمود!

رکوع (٧) لوطؑ کی قوم پر پتھروں کی بارش

(٦٩) اور (حضرت) ابراہیمؑ کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے خوش خبری لے کر پہنچے۔ انہوں نے سلام کیا۔ (حضرت) ابراہیمؑ نے کہا: سلام۔ پھر جلدی سے وہ (حضرت ابراہیمؑ) ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔
(٧٠) مگر جب (حضرت) ابراہیمؑ نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس (کھانے) پر نہیں بڑھتے تو انہیں ان پر تعجب ہوا اور (دل میں) ان سے خوف محسوس کرنے لگے۔ انہوں نے کہا: ''ڈرو نہیں ہم حقیقت میں لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔'' (٧١) ان (حضرت ابراہیمؑ) کی بیوی بھی کھڑی تھی۔ وہ مسکرا دی۔ ہم نے انہیں (حضرت) اسحٰقؑ اور (حضرت) اسحٰقؑ کے پیچھے (حضرت) یعقوبؑ کی خوشخبری دی۔
(٧٢) وہ بولی: ''ہائے میری کم بختی! کیا اب میرے ہاں اولاد ہوگی، جبکہ میں بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بھی بوڑھے ہیں۔ یہ تو واقعی بڑی عجیب بات ہے!''

قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ
اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ
الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿۷۴﴾ اِنَّ
اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ
هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ
مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ
ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ
اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ
هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِیْ
ضَيْفِیْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا
فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ
لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا
رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ
الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا
مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾

(۷۳) (فرشتوں نے) کہا: ''کیا تم اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں تعجب کرتی ہو؟ اے گھر والو! تم پر تو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوئی ہیں۔ اور یقیناً وہ بہت تعریف کے قابل اور بڑی شان والا ہے۔''

(۷۴) پھر جب (حضرت) ابراہیمؑ کی گھبراہٹ دور ہوگئی اور انہیں خوشخبری مل گئی، تو انہوں نے لوط کی قوم کے لیے ہم سے بحث شروع کی۔

(۷۵) حقیقت میں (حضرت) ابراہیمؑ بڑے برداشت والے، نرم دل اور لولگانے والے تھے۔

(۷۶) (فرشتوں نے کہا) ''اے ابراہیمؑ! تم اس بات کو چھوڑو! تمہارے پروردگار کا حکم آ پہنچا ہے۔ اب ان پر وہ عذاب آ کر رہے گا جو کسی طرح ٹالا نہیں جا سکتا۔''

(۷۷) جب ہمارے فرشتے (حضرت) لوطؑ کے پاس پہنچے تو انہیں ان کی وجہ سے غم ہوا اور ان کی حفاظت کے بارے میں تنگ دل ہوئے۔ اور کہنے لگے: ''آج بڑی مصیبت کا دن ہے۔''

(۷۸) ان کی قوم کے لوگ ان کی طرف دوڑے ہوئے آئے۔ وہ پہلے سے بدکاریوں کے عادی تھے۔ (حضرت لوطؑ نے) کہا: ''اے لوگو! یہ میری بیٹیاں موجود ہیں، یہ تمہارے لیے پاکیزہ تر ہیں۔ سو کچھ تو اللہ تعالیٰ کا خوف کرو۔ اور میرے مہمانوں کے معاملہ میں مجھے شرمندہ ورسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی بھلا مانس آدمی نہیں؟''

(۷۹) وہ کہنے لگے: ''آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ آپ کی بیٹیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے اور آپ تو خوب جانتے ہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں!''

(۸۰) (حضرت لوطؑ نے) فرمایا: ''کاش! میرے اندر تمہارے مقابلہ کی کچھ طاقت ہوتی یا کسی مضبوط سہارے کی پناہ ہی لے سکتا!''

(۸۱) (فرشتے) کہنے لگے: ''اے لوطؑ! ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ یہ (لوگ) آپ تک نہ پہنچ پائیں گے۔ سو تم رات کے کچھ حصہ میں اپنے گھر والوں کو لے کر نکل جاؤ۔ آپ میں سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، سوائے آپ کی بیوی کے (یعنی وہ آپ کے ساتھ نہ جائے گی)۔ کیونکہ اس پر بھی وہی آفت آنے والی ہے جو ان لوگوں پر آنی ہے۔ بیشک ان کا مقررہ وقت صبح ہے۔ صبح کا وقت اب قریب ہی تو ہے؟''

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا
حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۙ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ
وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ ۧ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ
شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ
وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ
وَّاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا
الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ۬ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا
يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ
اَنْ نَّفْعَلَ فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾
قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ
رَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى
مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ
وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾

(۸۲) پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس (بستی) کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ اور اس پر پکی ہوئی مٹی کے تابڑ توڑ کنکر برسائے، (۸۳) جن پر آپ کے پروردگار کی طرف سے نشان لگے تھے۔ ظالموں سے وہ (سزا) کچھ دور نہیں۔

رکوع (۸) خوفناک دھماکے سے مدین والوں کی تباہی

(۸۴) مدین کی طرف ان کے بھائی (حضرت) شعیبؑ کو (ہم نے بھیجا)۔ انہوں نے کہا: ''اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تم ناپ اور تول میں کمی مت کیا کرو۔ (آج) میں تمہیں خوشحالی میں دیکھتا ہوں۔ مگر مجھے اندیشہ ہے کہ تم پر ایک گھیر لینے والے دن کا عذاب آئے گا۔

(۸۵) اے لوگو! انصاف کے ساتھ پورا پورا ناپو اور تولو۔ لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھاٹا نہ دیا کرو! اور زمین پر فساد مت پھیلاتے پھرو۔

(۸۶) اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بچت تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں تم پر کوئی نگراں تو نہیں ہوں۔''

(۸۷) وہ بولے: ''اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ سکھاتی ہے کہ ہم ان چیزوں کو چھوڑ دیں جن کی پوجا ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔ یا یہ کہ ہم اپنے مال اپنی منشا کے مطابق استعمال نہ کریں؟ کیا بس تم ہی ایک عالی ظرف اور دانشمند و راستباز آدمی رہ گئے ہو؟''

(۸۸) (حضرت شعیبؑ نے) کہا: ''اے لوگو! تم خود ہی سوچو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی جانب سے ایک صاف و کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے نفیس روزی بھی عطا کی ہے، تو میں یہ نہیں چاہتا کہ میں تمہارے مقابلہ میں وہ کچھ کروں جن سے میں تمہیں روکتا ہوں۔ میں تو صرف اصلاح کرنا چاہتا ہوں، جہاں تک بھی میرا بس چلے۔ مجھے جو کچھ توفیق ہوجاتی ہے، صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ
قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ
بِبَعِيْدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ
رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ
وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَمَآ
اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ
اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
مُحِيْطٌ ﴿٩٢﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ
وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا
شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ
يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾ ع
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٦﴾ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ
وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿٩٧﴾

ع ٨ ١٢ ٨

(۸۹) اے قوم! میری مخالفت کہیں تمہیں گناہ گار نہ کردے کہ تم پر بھی وہ مصیبتیں آ پڑیں جیسی کہ نوحؑ کی قوم اور ہودؑ کی قوم اور صالحؑ کی قوم پر پڑی تھیں۔ اور لوطؑ کی قوم (کا زمانہ) تو تم سے کچھ زیادہ دور بھی نہیں ہے۔
(۹۰) اپنے پروردگار سے معافی مانگو اور اسی سے توبہ کرو۔ بیشک میرا پروردگار بڑا مہربان اور محبت رکھنے والا ہے۔''
(۹۱) وہ کہنے لگے: ''اے شعیبؑ! تمہاری بہت سی باتیں تو ہماری سمجھ ہی میں نہیں آتیں۔ ہم تو تمہیں اپنے درمیان کمزور دیکھ رہے ہیں۔ تمہاری برادری (کا لحاظ) نہ ہوتا تو ہم تمہیں پتھروں سے مار کر ختم کر چکے ہوتے۔ ہمارے نزدیک تمہاری کچھ بھی قدر و منزلت نہیں۔''
(۹۲) (حضرت شعیبؑ نے) فرمایا: ''اے میری قوم! کیا میری برادری تم پر اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ معزز ہے؟ اسے تو تم نے بالکل پیٹھ پیچھے ڈال رکھا ہے۔ بیشک میرا پروردگار تمہارے سب اعمال کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔
(۹۳) اے لوگو! تم اپنے طریقے پر کام کیے جاؤ، میں (اپنا) کام کر رہا ہوں۔ تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس پر ایسا عذاب آتا ہے جو اُسے رُسوا کردے اور وہ کون ہے جو جھوٹا ہے۔ تم بھی انتظار کرو، یقیناً میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں!''
(۹۴) جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اپنی رحمت سے (حضرت) شعیبؑ اور ان کے مومن ساتھیوں کو بچالیا۔ جن لوگوں نے ظلم کیا تھا، ان کو ایک سخت دھماکے نے آ پکڑا۔ تو وہ اپنی بستیوں میں ایسے اوندھے پڑے رہ گئے،
(۹۵) کہ گویا کبھی اُن میں بسے ہی نہ تھے۔ سو مدین کے لوگ رحمت سے دور پھینک دیے گئے، جس طرح ثمود پھینکے گئے تھے!

رکوع (۹) جنت اَور جہنم میں نیکوں اَور بروں کے اَنجام

(۹۶) ہم نے (حضرت) موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں اور صاف کھلی سند کے ساتھ بھیجا،
(۹۷) فرعون اور اس کے سرداروں کے پاس۔ مگر وہ فرعون کے رویہ کی پیروی کرتے رہے، حالانکہ فرعون کا رویہ بالکل بھی صحیح نہیں تھا۔

يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ
الْمَوْرُوْدُ ۝۹۸ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ
الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝۹۹ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ
مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝۱۰۰ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ
فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝۱۰۱ وَكَذٰلِكَ
اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ
شَدِيْدٌ ۝۱۰۲ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ
ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝۱۰۳ وَمَا
نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝۱۰۴ ؕ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝۱۰۵ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ
لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝۱۰۶ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝۱۰۷ وَ
اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝۱۰۸

(۹۸) قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور انہیں آگ میں جا اُتارے گا۔ اترنے کی کیسی بری جگہ ہے جس پر کوئی اُترے!

(۹۹) ان لوگوں پر دنیا میں بھی لعنت پڑے گی اور قیامت کے دن بھی پڑے گی۔ کیسا برا صلہ ہے جو کسی کو ملے!

(۱۰۰) یہ چند بستیوں کی کہانی ہے جسے ہم تمہیں سنا رہے ہیں۔ ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض تہس نہس ہو چکی ہیں۔

(۱۰۱) ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، انہوں نے اپنے اوپر آپ ستم ڈھایا۔ جب آپ کے پروردگار کا حکم آ پہنچا تو ان کے وہ معبود جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے، ان کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے۔ انہوں نے ان کی بربادی ہی میں اضافہ کیا۔

(۱۰۲) آپ کا پروردگار جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ بلاشبہ اس کی پکڑ بڑی دردناک اور سخت ہے۔

(۱۰۳) حقیقت یہ ہے کہ اس میں ایک نشانی ہے، اس کے لیے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہو۔ وہ ایک دن ہوگا، جس میں لوگ جمع ہوں گے اور وہ دیکھنے کا دن ہوگا۔

(۱۰۴) ہم اسے ایک گنی چُنی مدت تک ہی ٹالے جائیں گے۔

(۱۰۵) جس دن وہ آئے گا تو کوئی شخص اس (اللہ تعالیٰ) کی اجازت کے بغیر بات تک نہ کر سکے گا۔ پھر ان میں کچھ بد بخت ہوں گے اور کچھ نیک بخت۔

(۱۰۶) جو لوگ بد بخت ہوں گے وہ دوزخ میں ہوں گے۔ جہاں اُن کی چیخ و پکار ہوگی۔

(۱۰۷) جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، سوائے اس کے کہ آپ کا پروردگار (کچھ اور) چاہے۔ بیشک آپ کا پروردگار پورا اختیار رکھتا ہے کہ جو چاہے کرے۔

(۱۰۸) رہے وہ لوگ جو نیک بخت ہیں، وہ جنت میں ہوں گے۔ جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں، وہ وہاں رہیں گے، سوائے اس کے کہ آپ کا پروردگار (کچھ اور) چاہے۔ یہ ایک ہمیشہ کا عطیہ ہوگا۔

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا
يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ
مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ
مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ
اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ
مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا
مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى
لِلذّٰكِرِيْنَ ۚ ﴿۱۱۴﴾ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾
فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ
عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا
كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

(۱۰۹) سو جس کی یہ پوجا کرتے ہیں تم اس کے بارے میں کسی شک میں نہ رہنا۔ یہ تو اُسی طرح پوجا پاٹ کیے جا رہے ہیں جس طرح ان سے پہلے ان کے باپ دادا پوجتے تھے۔ ہم یقیناً ان کا حصہ انہیں پورا پورا بغیر کسی قسم کی کمی کے پہنچا دیں گے۔

رکوع (۱۰) قرآنی قصّے، سچائی اور دانائی کے خزینے

(۱۱۰) ہم نے (حضرت) موسیٰؑ کو (بھی) کتاب دی تھی۔ مگر اس میں بھی اختلاف کیا گیا تھا۔ اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے ہی طے نہ کر دی گئی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ حقیقت ہے کہ یہ لوگ اس کی طرف سے بہت زیادہ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

(۱۱۱) یقیناً آپ کا پروردگار ان سب کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ضرور دے گا۔ یقیناً وہ ان کی سب حرکتوں سے باخبر ہے۔ (۱۱۲) تو تمہیں جیسا حکم ہوا ہے تم اور توبہ کر کے تمہارے ساتھ شامل ہونے والے ثابت قدم رہو اور حد سے آگے نہ بڑھو۔ جو کچھ تم کر رہے ہو، وہ یقیناً دیکھ رہا ہے۔

(۱۱۳) تم لوگ ان ظالموں کی طرف ذرا نہ جھکنا ورنہ آگ کی لپیٹ میں آ جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی اور رفیق نہیں ہے۔ پھر تمہاری مدد نہ کی جائے گی۔ (۱۱۴) نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کو) یاد رکھنے والوں کے لیے یہ ایک یاد دہانی ہے۔

(۱۱۵) صبر کیا کرو، اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔

(۱۱۶) جو قومیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں، ان میں ایسے سمجھ دار لوگ نہ ہوئے جو زمین میں فساد سے روکتے، (جیسے) سوائے ان چند لوگوں کے جنہیں ہم نے ان میں سے بچا لیا تھا؟ ورنہ ظالم لوگ تو انہی (مزوں) کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں بہت زیادہ دیے گئے تھے۔ اور وہ مجرم تھے۔

(۱۱۷) آپ کا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو ناحق تباہ کر دے، جبکہ ان کے باشندے اصلاح میں لگے ہوں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ
مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ لا اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ
رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا
نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ
فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ لا وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا
مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ
كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع

ع ۱۰

اٰيَاتُهَا ۱۱۱ | (۱۲) سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ (۵۳) | رُكُوْعَاتُهَا ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۫ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ قف اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا
لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ
بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ
لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ
اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾

(۱۱۸) آپ کا پروردگار اگر چاہتا تو سب انسانوں کو ایک گروہ بنا سکتا تھا۔ (مگر اب تو) وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے، (۱۱۹) سوائے اس کے جس پر آپ کے پروردگار کی رحمت ہو۔ اسی لیے تو اس نے انہیں پیدا کیا ہے۔ آپ کے پروردگار کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ ''میں جہنم کو جنوں اور انسانوں، سب سے ضرور بھر دوں گا۔'' (۱۲۰) پیغمبروں کے قصوں میں سے سارے قصے جو ہم تمہیں سناتے ہیں، ان سے ہم تمہارا دل مضبوط کرتے ہیں۔ ان کے اندر تمہیں حقیقت ملی ہے اور مسلمانوں کے لیے نصیحت اور عبرت۔

(۱۲۱) جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان سے کہہ دو ''تم اپنے طریقے پر کام کرتے رہو، ہم بھی (اپنے طریقے پر کام کیے جا رہے ہیں۔ (۱۲۲) تم (بھی) انتظار کرو! یقیناً ہم (بھی) انتظار کرنے والے ہیں!''

(۱۲۳) آسمانوں اور زمین کے رازوں (کا علم) اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ ہر معاملہ اُسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔ سو تم اس کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو! جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو، تمہارا پروردگار اس سے بے خبر نہیں ہے۔

سورۃ (۱۲)

آیتیں: ۱۱۱ | یوسف (یوسف علیہ السلام) | رکوع: ۱۲

مختصر تعارف

حروف مقطعات سے شروع ہونے والی اس مکی سورت کی کل آیتیں ۱۱۱ ہیں، جو بارہویں پارے سے شروع ہو کر تیرہویں پارے میں ختم ہو جاتی ہے۔ سورت کا عنوان چوتھی اور بعد کی کئی آیتوں سے لیا گیا ہے جن میں حضرت یوسفؑ کا نام بار بار آتا ہے۔ یہ مشہور قرآنی کہانی حق و باطل اور نیکی و بدی کی کشمکش کے دلچسپ واقعوں سے بھری ہوئی ہے۔ سورت میں اس حقیقت کی وضاحت کی گئی ہے کہ فتح آخر کار حق ہی کی ہوتی ہے۔ اس قصے میں خواب اور خوابوں کی تعبیر بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ تین قسم کے دلچسپ خوابوں کا ذکر نمایاں ہے: (ا) حق کی فتح کے بارے میں ایک پیغمبرؑ کا خواب، (ب) سلطنت کے انتظامی امور سے متعلق ایک بادشاہ کا خواب اور (ج) روزمرّہ زندگی کے بارے میں عام آدمیوں کے خواب۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

رکوع (۱) حضرت یوسفؑ کا تاریخی خواب

(۱) ا، ل، ر۔ یہ صاف کھلی کتاب کی آیتیں ہیں۔ (۲) یقیناً ہم نے اسے قرآن بنا کر عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم اسے سمجھ سکو۔ (۳) ہم نے جو یہ قرآن تمہارے پاس بھیجا ہے ہم تمہیں ایک بڑا خوبصورت قصہ سناتے ہیں جو اس قرآن میں ہم نے تمہیں وحی کیا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے تو تم بے خبروں میں سے تھے۔

(۴) جب (حضرت) یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا ''ابا جان! میں نے گیارہ ستارے، سورج اور چاند (خواب میں) دیکھے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔''

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ
كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ
يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ
نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ
مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ ع لَقَدْ
كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ
وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنِ ﴿۸﴾ ۖۚ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ
اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ
لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ
السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى
يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ
وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا
لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

ع ٦ ١١

(۵) (انہوں نے) فرمایا: ''پیارے بیٹے! اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے مت بیان کرنا۔ ورنہ وہ تمہارے خلاف کوئی سازش کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(۶) یوں تمہارا پروردگار تمہیں منتخب کرے گا، تمہیں باتوں کی تعبیر سکھائے گا اور تم پر اور یعقوبؑ کے خاندان پر اپنی نعمت اس طرح پوری کرے گا، جس طرح وہ اس سے پہلے اسے تمہارے بزرگوں، (حضرت) ابراہیمؑ اور (حضرت) اسحٰقؑ پر پوری کر چکا ہے۔ یقیناً تمہارا پروردگار بڑا باخبر اور بڑی حکمت والا ہے۔''

رکوع (۲) یوسفؑ کے بھائیوں کا سازشی منصوبہ

(۷) (حضرت) یوسفؑ اور ان کے بھائیوں (کے قصہ) میں سوچنے سمجھنے والوں کے لیے یقیناً بڑی نشانیاں ہیں۔

(۸) جب (اُن کے بھائیوں نے آپس میں) کہا: ''یہ یوسفؑ اور اس کا (سگا) بھائی ہمارے باپ کو ہم سے یقیناً زیادہ پیارے ہیں، حالانکہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ابا جان کھلی غلطی میں ہیں۔

(۹) یا تو یوسفؑ کو قتل کر ڈالو یا اسے کسی (دوسری) جگہ پھینک دو۔ تا کہ تمہارے باپ کی توجہ صرف تمہاری ہی طرف ہو جائے۔ اور اس کے بعد پھر تم نیک لوگ ہو جاؤ گے۔''

(۱۰) اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا: ''یوسفؑ کو قتل مت کرو۔ کچھ کرنا ہی ہے تو اسے کسی تاریک کنویں میں پھینک دو۔ کوئی قافلہ اسے نکال لے جائے گا۔''

(۱۱) انہوں نے کہا: ''ابا جان! کیا بات ہے کہ آپ یوسفؑ کے بارے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتے، حالانکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں؟

(۱۲) کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے۔ کچھ کھا پی لے گا، اور کچھ کھیل کود لے گا۔ ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔''

(۱۳) (باپ نے) کہا: ''تمہارے اسے لے جانے سے مجھے غم ہوگا۔ اور مجھے اندیشہ ہے کہ اسے کوئی بھیڑیا پھاڑ کھائے اور تم اس سے بے خبر رہو۔''

(۱۴) انہوں نے جواب دیا: ''ہماری اتنی بڑی جماعت ہوتے ہوئے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے، تب تو ہم یقیناً بڑے نکمے ہوں گے۔''

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ

وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾

وَ جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ؕ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ

وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ

بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ

كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ

وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا

وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ اَسَرُّوْهُ

بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ

بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَ كَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع

وَ قَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ

عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ

فِي الْاَرْضِ ؗ وَ لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ

عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾

الثلثة

ع ۲ ۱۴ ۱۲

(۱۵) پھر جب وہ انہیں لے گئے اور اسے کسی اندھیرے کنویں میں پھینکنے پر متفق ہو گئے اور ادھر ہم نے ان (حضرت یوسفؑ) کو وحی کی کہ "(کبھی) تم ان کی یہ حرکت انہیں جتلاؤ گے۔ اور وہ تمہیں پہچانیں گے بھی نہیں۔"

(۱۶) وہ رات کے اندھیرے میں روتے پیٹتے اپنے باپ کے پاس آئے۔

(۱۷) کہنے لگے: "ابا جان! ہم دوڑ بھاگ کا مقابلہ کرنے میں لگ گئے تھے اور یوسفؑ کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ (اتنے میں) کوئی بھیڑیا اسے کھا گیا۔ آپ تو ہماری بات کا یقین نہ کریں گے، چاہے ہم سچے ہی ہوں۔"

(۱۸) وہ ان کی قمیض پر جھوٹ موٹ کا خون (بھی) لگا لائے تھے۔ (حضرت) یعقوبؑ نے کہا: "نہیں (معاملہ یوں نہیں ہے) بلکہ تم اپنے آپ یہ بات بنا لائے ہو۔ سو صبر ہی اچھا ہے۔ جو باتیں تم بنا رہے ہو، ان پر اللہ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے۔"

(۱۹) ایک قافلہ آنکلا۔ انہوں نے اپنا آدمی (پانی کے لیے) بھیجا۔ اُس نے اپنا ڈول ڈالا، تو پکار اُٹھا: "ارے، مبارک ہو! یہ تو کوئی لڑکا ہے!" انہوں نے اسے قیمتی مال (تجارت) کے طور پر چھپا لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کو ان کی سب کارگزاریاں معلوم تھیں۔

(۲۰) انہوں نے اسے تھوڑی سی قیمت یعنی چند درہموں کے بدلے میں بیچ ڈالا۔ وہ لوگ کچھ ان کی قدر و قیمت تو پہچاننے والے تھے ہی نہیں۔

رکوع (۳) یوسفؑ کو ورغلانے میں زلیخا کی ناکامی

(۲۱) مصر کے جس شخص نے انہیں خریدا تھا، اس نے اپنی بیوی سے کہا: "اسے عزت کے ساتھ رکھنا۔ کیا عجب کہ یہ ہمارے کام آئے یا ہم اسے بیٹا ہی بنا لیں۔" اس طرح ہم نے (حضرت) یوسفؑ کے لیے اس ملک میں ٹھہرنے کا انتظام کیا اور یہ اس لیے کیا کہ ہم انہیں باتوں کی تعبیر سکھا دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے معاملہ میں غالب ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں۔

(۲۲) جب وہ اپنی جوانی کو پہونچے تو ہم نے انہیں فیصلہ کی قوت اور علم عطا کیا۔ ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ

وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْ

لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ

قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ

مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾

قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ

كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۶﴾

وَاِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ

الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ

كَیْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ

وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ ﴿۲۹﴾ ع وَقَالَ

نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ

نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾

٣ ٩ ١٣

(۲۳) جس عورت کے گھر میں وہ تھے، وہ ان پر ڈورے ڈالنے لگی۔ دروازے بند کر کے بولی: ''آجا!'' (حضرت) یوسفؑ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ کی پناہ! وہ یقیناً میرا آقا ہے۔ اُس نے میرے رہنے کے لیے کیا اچھا ٹھکانا فراہم کر رکھا ہے! یقیناً ظالم کبھی کامیابی حاصل نہیں کیا کرتے۔''
(۲۴) اس عورت پر ان (حضرت یوسفؑ) کی خواہش چھا گئی اور اگر اُنہوں نے اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھی ہوتی تو وہ بھی اس عورت کی خواہش میں گرفتار ہو جاتے۔ ایسا ہوا تا کہ ہم اُن سے بدی اور بے حیائی دور رکھیں۔ درحقیقت وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھے۔
(۲۵) وہ دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف بڑھے۔ اُس (عورت) نے پیچھے سے ان کی قمیض پھاڑ ڈالی۔ اور دروازے کے پاس دونوں نے اس کے شوہر کو موجود پایا۔ وہ بولی: ''جو شخص تیری گھر والی پر نیت خراب کرے، اس کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا سخت سزا (دی جائے!)''
(۲۶) (حضرت) یوسفؑ نے کہا: ''یہی مجھے اپنے لیے پھانسنے کی کوشش کر رہی تھی۔'' اس (عورت) کے خاندان میں سے ایک شخص نے یہ تجویز کیا کہ ''اگر ان کی قمیض آگے سے پھٹی ہو تو وہ سچی ہے اور یہ جھوٹا ہے۔ (۲۷) لیکن اگر ان کی قمیض پیچھے سے پھٹی ہو تو یہ جھوٹی ہے اور وہ سچے۔''
(۲۸) جب اس نے دیکھا کہ ان کی قمیض پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے تو کہنے لگا: ''یقیناً یہ تم عورتوں کی چالبازی ہے! واقعی تمہاری چالبازی بڑے غضب کی ہوتی ہے۔ (۲۹) اے یوسفؑ! اس معاملے سے درگزر کرو۔ اور (اے عورت)! تو اپنے قصور کی معافی مانگ۔ تو ہی اصل میں غلطی پر تھی۔''

رکوع (۴) اپنی بدنیتی کے جواز کے لیے زلیخا کی عورتوں کی مہمان داری

(۳۰) شہر کی عورتیں کہنے لگیں: ''سردار کی بیوی اپنے نوجوان (غلام) کو اپنی نفسانی خواہش کے لیے پھسلانا چاہتی ہے، اس کی محبت اس کے دل میں اتر گئی ہے۔ ہم تو اسے یقیناً کھلم کھلا غلطی میں دیکھتے ہیں۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ
كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ
اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ز وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ
اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿٣١﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ
وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ
لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ
اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ
اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٣﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ
كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا
الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٣٥﴾ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ
اَحَدُهُمَاۤ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَحْمِلُ
فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ
مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٦﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا
بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ
مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

ع ٦ ١٤

(۳۱) سو جب اُس نے ان کے اس طرح برا کہنے کے بارے میں سنا تو اُنہیں بلا بھیجا۔ اور اُن کے لیے تکیہ دار محفل سجائی۔ ہر ایک کو ایک ایک چاقو دے دیا۔ اور (حضرت یوسفؑ سے) کہا: ''ذرا تو ان کے سامنے نکل آ!'' جب اُن عورتوں نے انہیں دیکھا تو دنگ رہ گئیں۔ وہ (بدحواسی میں) اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں۔ وہ پکار اُٹھیں ''ہائے اللہ! یہ شخص تو کوئی انسان ہر گز نہیں۔ یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے!''

(۳۲) وہ بولی: ''تو یہی ہے وہ شخص جس کے بارے میں تم میری برائی کرتی تھیں۔ میں نے حقیقت میں اسے اپنے لیے ورغلانے کی کوشش کی تھی، مگر یہ بچ نکلا۔ اب اگر یہ میرا کہا نہ مانے گا تو قید کر دیا جائے گا اور ذلیل و خوار ہوگا۔''

(۳۳) (حضرت) یوسفؑ نے کہا: ''اے میرے پروردگار! جس کام کی طرف (یہ عورتیں) مجھے بلا رہی ہیں، اس سے تو مجھے جیل خانہ ہی زیادہ محبوب ہے۔ اور اگر تو نے ان کی مکاری کو مجھ سے دور نہ رکھا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا۔ اور جاہلوں میں شامل ہو رہوں گا۔'' (۳۴) ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کی۔ اور اُن کی مکاری ان سے دور کر دی۔ بیشک وہی ہے جو سب کی سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

(۳۵) پھر (مختلف) نشانیاں دیکھنے کے باوجود ان لوگوں کو یہی سوجھی کہ کچھ مدت کے لیے انہیں قید کر دیں۔

رکوع (۵) جیل میں حضرت یوسفؑ، قیدیوں کی رہنمائی و ہدایت کی کوشش کرتے رہے

(۳۶) ان کے ساتھ دو اور نوجوان بھی قید خانہ میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: ''میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ شراب نچوڑ رہا ہوں۔'' دوسرے نے کہا: ''میں نے دیکھا کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اُٹھائے ہوئے ہوں اور ان میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔'' (دونوں نے کہا) ''ہمیں اس کی تعبیر بتایے! آپ ہمیں یقیناً بھلے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔''

(۳۷) (حضرت) یوسفؑ نے کہا: ''یہاں جو کھانا تمہیں ملتا ہے، میں اس کے آنے سے پہلے ہی ان (خوابوں) کی تعبیر تمہیں بتا دوں گا۔ یہ (علم) ان (علموں) میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائے ہیں۔ میں نے حقیقت میں ان لوگوں کا طریقہ چھوڑ رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور جو آخرت کا انکار کرتے ہیں۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ
لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا
وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ
السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ ؕ
مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ
اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا
لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا
فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ
مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾ ؕ وَقَالَ
لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ فَاَنْسٰىهُ
الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ﴿۴۲﴾ ع ؕ
وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا
الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

ع ٥ ١٥

(۳۸) میں نے اپنے بزرگوں (حضرت) ابراہیمؑ، (حضرت) اسحٰقؑ اور (حضرت) یعقوبؑ کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ ہمارے لیے درست نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں۔ یہ ہم پر اور تمام انسانوں پر اللہ کا فضل ہے۔ مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

(۳۹) اے قید خانہ کے ساتھیو! الگ الگ کئی معبود بہتر ہیں یا وہ ایک اللہ تعالیٰ جو سب پر غالب ہے؟

(۴۰) اسے چھوڑ کر تم جن کی پوجا کر رہے ہو، وہ صرف چند نام ہیں جو تم نے اور تمہارے بزرگوں باپ دادا نے گھڑ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی۔ حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ اُس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت مت کرو۔ یہی سیدھا دین ہے۔ مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۴۱) اے قید خانہ کے ساتھیو! تم میں ایک تو (بری ہو کر) اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا۔ رہا دوسرا، تو اسے سولی پر چڑھا دیا جائے گا اور اس کا سر پرندے (نوچ نوچ کر) کھائیں گے۔ جس معاملہ کے بارے میں تم دونوں پوچھ رہے تھے، اس کا (اسی طرح) فیصلہ ہو چکا ہے۔''

(۴۲) پھر ان دونوں میں سے جس کے متعلق گمان تھا کہ وہ رہا ہو جائے گا، اس سے (حضرت یوسفؑ نے) کہا: ''اپنے آقا سے میرا ذکر کرنا!'' مگر شیطان نے اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا بھلا دیا۔ اور وہ (حضرت یوسفؑ) کئی سال قید خانے میں قید رہے۔

رکوع (۶) بادشاہ کا پریشان کرنے والا خواب اور حضرت یوسفؑ کی تعبیر

(۴۳) (ایک دن) بادشاہ نے کہا: ''میں (خواب میں) دیکھ رہا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں، جن کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں۔ اور (اناج کی) سات بالیں ہری بھری ہیں اور دوسری (سات) خشک۔ اے درباروالو! مجھے میرے خواب کا مطلب بتاؤ، اگر تم خوابوں کی تعبیر کر سکتے ہو!''

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾
وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ
فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ
سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ
يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ
سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا
قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ
بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْــَٔلْهُ مَا بَالُ
النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾
قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ
مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ز
اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ
اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

ع ۶ / ۱۶

(۴۴) انہوں نے کہا: ’’(یہ تو) پریشان کرنے والے خیال ہیں۔ اور ہمیں خوابوں کی تعبیر کا علم بھی نہیں ہے۔‘‘
(۴۵) اُن دو (قیدیوں) میں سے اس نے جو رہا ہو گیا تھا اور اسے لمبی مدت کے بعد یاد آیا۔ کہا: ’’میں تمہیں اس کی تاویل بتائے دیتا ہوں۔ ذرا مجھے بھیج دیجیے (حضرت یوسفؑ کے پاس قید خانہ میں)۔‘‘
(۴۶) (اُس نے قید خانے جا کر کہا): ’’یوسفؑ، اے راستباز! ہمیں اس کا مطلب سمجھاؤ کہ سات موٹی گائیں جنہیں سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سوکھی۔ تاکہ میں اُن لوگوں کے پاس لوٹ کر جاؤں، تاکہ اُنہیں بھی معلوم ہو جائے۔‘‘
(۴۷) (حضرت یوسفؑ نے) کہا: ’’تم سات برس تک لگاتار کھیتی باڑی کرو گے۔ پھر جو فصل تم کاٹو اُس کو بالوں ہی میں رہنے دینا، سوائے تھوڑے سے حصہ کے جو تمہارے کھانے کے کام آئے۔
(۴۸) پھر اس کے بعد سات (برس) بہت سخت آئیں گے جن میں وہ (ذخیرہ) کھایا جائے گا جو تم نے اُن کے لیے جمع کر رکھا ہو گا۔ سوائے اُس تھوڑے سے کے جو تم حفاظت سے رکھو گے۔ (۴۹) پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کے لیے خوب بارش ہو گی۔ اور وہ (پھلوں کا رس) نچوڑا کریں گے۔‘‘

رکوع (۷) شاہی دربار میں حضرت یوسفؑ کی بے گناہی ثابت ہوگئی

(۵۰) بادشاہ نے حکم دیا ’’اسے میرے پاس لاؤ!‘‘ مگر جب ان کے پاس قاصد پہنچا تو انہوں نے کہا: ’’اپنے بادشاہ کے پاس واپس چلے جاؤ اور اس سے پوچھو کہ اُن عورتوں کا کیا معاملہ ہے، جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے؟ میرا پروردگار تو ان کی مکاری سے یقیناً خوب واقف ہے۔‘‘
(۵۱) (اس پر بادشاہ نے اُن عورتوں سے) دریافت کیا: ’’تمہارا معاملہ کیا ہے، جب تم نے یوسفؑ سے اپنے مطلب کی خواہش کی تھی؟‘‘ اُنہوں نے جواب دیا: ’’ہائے اللہ! ہم نے تو اُس میں ذرا بھی برائی نہیں پائی۔‘‘ سردار کی بیوی (بھی) بول اُٹھی: ’’اب تو سچی بات ظاہر ہو ہی گئی ہے۔ میں نے ہی اُسے ورغلانے کی کوشش کی تھی۔ بیشک وہ بالکل سچا ہے!‘‘
(۵۲) (حضرت یوسفؑ نے کہا کہ ’’اس سے (میری غرض) یہ تھی کہ وہ (سردار) جان لے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس کے ساتھ خیانت نہیں کی تھی۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کا فریب چلنے نہیں دیتا۔